تحقیقی وتربیتی ورکشاپ برائے معلمین دینی مدارس

محمد یٰسین ظفر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

زیر اہتمام اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور پاکستان کی ایک معتبر اور نیک نام یونیورسٹی ہے۔ جو نہایت خاموشی کے ساتھ تعلیم وتربیت اور تحقیق وتدریس کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ وسیع وعریض زمین پر پھیلی یہ یونیورسٹی کئی شعبہ جات پر مشتمل ہے۔ جس کے دامن میں کم وپیش بتیس ہزار طلبہ اور طلبات زیر تعلیم ہیں۔ اور نو سو ماہر اساتذہ اور محققین تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد مختار ایک بیدار مغز اور نہایت باخبر شخصیت ہیں۔ ان کی شب وروز محنت اور اعلیٰ مقاصد نے یونیورسٹی کے معیار کو بلند کیا۔ خاص کر لوگوں کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں واقع ہونے کی وجہ سے پورے ریجن کے طلبہ اور طالبات کے لیے نعمت ہے۔ جو اپنی تعلیمی تشنگی اس سے پوری کرر ہے ہیں۔

اس مثالی یونیورسٹی کا ایک شعبہ "فیکلٹی آف اسلامک لرننگ" ہے۔ جس کے ڈین ممتاز ماہر تعلیم اور سلیقہ شعار ڈاکٹر پروفیسر سلیم طارق خان ہیں۔ اعلیٰ اخلاق سے متصف نہ یت سادہ مگر بہت باوقار ہیں۔ انہوں نے اس فیکلٹی کو یونیورسٹی کی پہچان بنا دیا ہے۔ تعلیم وتدریس اور اعلیٰ تحقیقی ذوق پیدا کیا ہے۔ اور مختلف موضوعات پر سیمینار، کانفرنسیں اور ورکشاپس منعقد کرتے ہیں۔ ان کی دور اندیشی اور بلند پایہ سوچ ہے کہ انہوں نے دینی مدارس کے اساتذہ اور معلمین کے لیے تحقیقی اور تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ اور اسکی باقاعدہ منظوری ہائر ایجوکیشن کمیشن نے دی۔

یہ ورکشاپ 30 دسمبر 2013 سے 3 جنوری 2014 تک اسلامیہ یونیورسٹی کے اولڈ کیمپس • نا غلام محمد گھوٹوی ہال میں منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے اساتذہ اور علماء نے شرکت کی۔

اس کی افتتاحی نشست 30 دسمبر 2013 بروز پیر صبح 11 بجے منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت بہاول پور کے جواں سال ڈی سی او جناب سکندر بلوچ نے فرمائی۔ جبکہ مہمان خصوصی ممتاز ماہر تعلیم جناب ڈاکٹر حافظ

عبدالکریم (ایم این اے) چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور تھے۔کلیدی مقالہ جناب قاری محمد حنیف جالندھری کا تھا۔ جو علالت کے باعث تشریف نہ لاسکے۔افتتاحی نشست کے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے فکر انگیز خطاب کیا۔اور کہا کہ ہمیں اپنے قول وعمل میں یکسانیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔آج امت مسلمہ جن مسائل سے دوچار ہے۔اور خاص کر پاکستانی معاشرہ جو کہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔اس صورت میں ہمیں مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی تعمیر نو کرنی ہے۔اور یہ کام علماء ہی کر سکتے ہیں۔انہیں یہ ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔اور باہمی اخوت ومحبت کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔انہوں نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا کہ ہم اس قدر مسلکی تعصب کا شکار ہو چکے ہیں کہ ایک دوسرے کو دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ہمارے سامنے غیر مسلم آجائے تو پریشانی نہیں ہوتی۔لیکن دوسرے مسلک کا آدمی آجائے تو یہ پریشان ہو جاتے ہیں۔لہذا اس تعصب کو ختم کرنا ہوگا۔اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کام کرنا ہوگا۔اتحاد واتفاق کی بنیاد قرآن حکیم اور سنت نبوی ﷺ ہے۔اگر ہم اس رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔با آسانی تمام وسائل کو ختم کر سکتے ہیں۔انہوں نے بھی اسلامیہ یونیورسٹی کی انتظامیہ خاص کر وائس چانسلر اور ڈین کا شکریہ ادا کیا۔جنہوں نے تربیتی ورکشاپ کے لیے شاندار انتظامات کیے۔راقم کو بھی افتتاحی نشست میں بطور مہمان مدعو کیا گیا۔اور پروگرام کے حوالہ سے اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔جس پر چند معروضات پیش کی۔

حمد وثناء کے بعد میں نے اسلامیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مختار اور فیکلٹی آف اسلامک لرننگ کے ڈین جناب ڈاکٹر پروفیسر سلیم طارق صاحب اور ڈاکٹر نصر اللہ صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔اور عرض کیا کہ اس معاشرہ میں کوئی تو ہیں جو ہمارے لیے سوچتے ہیں۔اور ہمارے لیے فکر مند ہیں۔میں اپنی اور وفاق المدارس السلفیہ کی جانب سے یونیورسٹی کا شکر گزار ہوں۔

دینی مدارس پاکستان کا قیمتی اثاثہ ہیں۔لیکن بدقسمتی سے گذشتہ تین دھائیوں سے ان کے خلاف نہایت غلیظ اور یکطرفہ پروپیگنڈہ کیا گیا۔افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ یہ کام غیروں نے نہیں اپنوں نے کیا۔اور حیران کن بات یہ ہے کہ وہ لوگ مدارس کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہیں۔جنہوں نے کبھی مدرسہ کی چار دیواری پار نہیں کی۔اور ان کے حالات سے واقف نہیں ہیں۔دینی مدارس مدتوں سے نہایت خاموشی کے ساتھ معاشرہ کی خدمت پر مامور ہیں۔جہاں دینی تعلیم اور اسلامی اقدار کے فروغ میں کام کر رہے ہیں۔

وہاں خدمت خلق اور اصلاح معاشرہ کے لیے بھی کوشاں ہیں۔ دینی مدارس کا امتیاز یہ ہے کہ ان کے ہاں پڑھایا جانے والا نصاب محض کیا نفے یا فرضی نہیں۔ بلکہ تطبیقی اور عملی ہے۔ کہ انسانی زندگی میں تبدیلی کا باعث ہے۔ اور ہر شخص اس پر تمرین اور مشق کر سکتا ہے۔

میں نے شرکاء ورکشاپس سے عرض کیا کہ وہ ایک اہم ذمہ داری کو قبول کر چکے ہیں۔ لہذا پوری دلجمعی کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیں۔ اس لیے ہمیں بہت ایسے چیلنجز کا سامنا ہے۔ جن میں،

(1) عصر حاضر کے جدید مسائل ہیں۔ جن میں نئے عمرانی معائدے معاشی اقتصادی، سیاسی اور عسکری مسائل ہیں۔ ان مسائل میں نئے رجحانات پیدا ہوئے ہیں۔ اور لوگ ان مسائل سے دوچار ہیں۔ انہیں آپ سے رہنمائی مطلوب ہے۔

(2) خلاف اسلام تحریکیں، جو جدید وسائل سے مسلح ہو کر میدان عمل میں موجود ہیں۔ اور نہایت منظم اور متحرک ہیں۔ ان کا تعارف حاصل کرنے اور پوری یکسوئی اور اتحاد سے ان کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

(3) زوال پذیر امت کے مسائل کو سمجھنے اور ان کے حل کے لیے کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جبکہ اسلامی دنیا اپنے بہترین جغرافیے اور وسائل سے مالا مال علاقوں پر مشتمل ہے۔ پھر یہ زبوں حالی اور پسماندگی کیوں۔

(4) بے دینی اور بے راہ روی خاص کر نوجوان نسل کو گمراہی اور بے دینی سے بچانے کی ضرورت ہے۔ ان کے مسائل کو سمجھنے اور ان کی مشکلات کو حل کرنے میں مدد دینے کی ضرورت ہے۔ اور ان طبقات کا محاسبہ کرنے کے لیے حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ جو نوجوان نسل کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

(5) معاشرتی عدل، یہ اہم ترین چیلنج ہے۔ جو معاشرہ اپنے درمیان عدل قائم نہ کر سکے۔ وہ یقیناً برباد ہو جاتا ہے۔ یہ عدل تمام شعبہ ہائے زندگی میں نظر آنا چاہیے۔ خاص کر اس کی ابتداء توحید سے ہوگی۔ اگر ہم اپنی عبادت اور بندگی میں عدل نہ کر سکے۔ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت میں ناانصافی کا مظاہر کریں گے۔ تو باقی زندگی میں کیونکر عدل ہوگا۔ لہذا ہمیں ایک معاشرہ تشکیل دینا ہے۔ جس میں عدل کا بول بالا ہو۔ آخر میں یونیورسٹی کی جانب سے ڈاکٹر عبدالکریم کو ایک یادگار شیلڈ پیش کی گئی۔

☆☆☆☆☆